جانور کی دُم کٹنے میں بال شامل ہوں گے یا نہیں؟

ریفرنس نمبر:Lar 6784

تاریخ: 21-08-2017

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ بہار شریعت وغیرہ کتب فقہ میں جانور کی دم کے متعلق تحریر ہے کہ اگر وہ تہائی سے زیادہ کٹ گئی ہے، تو اس کی قربانی نہیں ہو سکتی۔ یہ شرعی رہنمائی فرمائیں کہ اس مقدار میں دم کے لٹکتے ہوئے بال بھی شامل ہیں یا نہیں یعنی اگر جانور کی دم کا کچھ حصہ کٹا اور بقیہ لٹکتے بال کٹے کہ اگر دونوں کو جمع کر کے دیکھا جائے، تو تہائی سے زیادہ مقدار بن جاتی ہے اور اگر بالوں کو شامل نہ کیا جائے، صرف دم کا گوشت ہی شمار کیا جائے، تو وہ تہائی سے کم ہے، تو اس صورت میں جانور کی قربانی ہو سکے گی یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جانور کی دم میں جو مانع قربانی مقدار بیان کی جاتی ہے، اس میں لٹکتے ہوئے بال شامل نہیں ہیں، لہٰذا وہ جانور جس کی دم کے گوشت کا کچھ حصہ کٹا اور ساتھ میں لٹکتے ہوئے بال کٹ گئے کہ اگر بالوں کو شامل کر کے دیکھیں، تو تہائی سے زیادہ مقدار بنتی ہے اور اگر بالوں کو شامل نہ کریں، فقط دم کا گوشت ہی شمار کیا جائے، تو تہائی سے کم مقدار بنتی ہے، اس جانور کی قربانی ہو جائے گی۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: ”لا يعتبر الشعر المسترسل مع الذنب في المانع“ ترجمہ: (قربانی سے) مانع مقدار میں دم کے ساتھ لٹکتے بالوں کا اعتبار نہیں ہو گا۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الاضحیۃ، الباب التاسع فی المتفرقات، ج05، ص307، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی تاتارخانیہ میں ہے: ”وفی الیتیمۃ سالت ابا فضل عن ذنب البقر و البعیر قول الفقھاء انہ یعتبر الثلث او ما فوقہ علی حسب ما اختلفوا فیہ بعد الشعر المسترسل منہ من جملۃ

الذنب حتی لو کان ساقطا بافة نحو البرد وغیرہ بقدر الثلث مع الساقط فی قول من یعتبر الثلث ام لایعتبر ھذہ الشعور و یکون الذنب ھو العظم الطویل فقال لا یعتبر الشعر المسترسل ”ترجمہ: اور یتیمہ میں ہے: میں نے ابو فضل سے گائے اور اونٹ کی دم کے متعلق سوال کیا کہ فقہاء کا جو یہ قول ہے کہ مانع میں تہائی مقدار کا اعتبار ہے یا اس سے اوپر کا جیسا کہ ان کا اختلاف ہے، اس میں دم کے لٹکتے بال بھی شمار ہوں گے حتی کہ اگر سردی وغیرہ کی وجہ سے کچھ حصہ گرا، تو اس میں جو تہائی کا اعتبار کرتا ہے، اس کے قول کے مطابق دم کے ساتھ بالوں کا اعتبار ہو گا یا اعتبار نہیں ہو گا اور دم وہ لمبی ہڈی ہو گی تو انہوں نے فرمایا: لٹکتے بالوں کا اعتبار نہیں ہو گا۔

(الفتاوی التاتارخانیۃ، کتاب الاضحیۃ، الفصل: مایجوز من الضحایا، ج17، ص430-31، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد عرفان مدنی

28ذو القعدۃ الحرام1438ھ/21اگست2017ء

الجواب صحیح

مفتی محمد هاشم خان عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے